

حوالہ زاق

# مشاجع اقبال

ص ۱۸۳

حالات

مطلب لارقط بحضرت سید شاہ عبدالرزاق نبوی قدس

اند

الحمد لله رب العالمين حضرت مولانا محمد فظا ماهر الدین فیضی خان

حسین رشاد

حضرت سید متاز احمد ساحب روزانی بانسوی

جگہن صحبت

جواب مولانا محمد صبغت اللہ ساصب شیخ فرنگی محلی

باب مسماۃ عالم علیہ کاشمی پیریں مشحونین پکیا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مُحَمَّدٌ وَفَضْلٌ عَلَى رَسُولِ الْكَرِيمِ

قطب الاقطاب مرشد نام محبوب بارگاہ آئی حضرت سید شاہ عبدالرزاق پانسوی  
قدس سرہ الا صفائی کی مقدس سوانح عمری، آپ کے سلسلہ نسب و رکرات کے متعلق  
اس وقت ارباب احتجاد کے ہاتھوں میں بھائی مظلوم ہبست سے رسائل ہیں۔ لیکن  
استاذ فضل احمد زین جیسا نجیب وقت نظراًور عالمانہ اندانزاد جب تحقیق کاوش  
کیا تھا آپ کے حالات جمع کیے ہیں انکو علاوہ فضل تقدم کے خاص جامعیت و مرتبہ  
استاد حصل ہواں سچ پھیلیں پرس اور محترم و عظیم مرشد ہی حضرت سید شاہ غلام جیلانی  
صاحب قدس سرہ لغزی نے ۱۳۲۴ھ میں اس مشکنہ کتاب کو خاص اہتمام سے شایع کرایا  
تحا در تحقیق الفاظ و صحیح عبارات میں جو غیر معمولی جد و ہجد فرمائی تھیں کا ادنی ہنوہ یہ ہے  
کہ جبقدر قریم نسخے اس کتاب کے ملکے انکو مکجاکر کے کتاب کی تصحیح کیگئی اور اسی پر میں  
ہمیں کیا بلکہ ادا کیا جناب لا ابا شاہ محمد فیض صنائی قدس سرہ فرنگی محلی یہے محقق عالم کا بھی  
ہمیں شورہ شامل کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ یہ کہ ناظرین کو ایک ایک صفحہ میں ہیں ہمیں نسخے نظر

آئینگے۔ یقیناً سخت احسان فراموشی ہوتی مگر حضرت عالم محترم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششون  
 کو اس شاعت میں نظر انداز کر دیا جائے۔ اسلئے بوشان قادر طبیہ پہلی شاعت کا تعا  
 باوجود کیہ وہ ایک حد تک اب تک بیوگیا ہو لیکن نہ صرف اسلام کی یاد قلم رکھنے  
 بلکہ زیادتی تحقیق کیلئے اسی کو قائم رکھا گیا اس قابل عزت کتاب کی ہمیت و عظمت  
 کو نظر رکھتے ہوئے یہ خیال غلط نہیں ہے کہ صور موجودہ سے زیادہ اسکو صورٹاومعنی  
 شاندار بنایا جا سکتا تھا یعنی بیرونی حواشی اور کارآمد قلم نوٹ ہضت صفت کی  
 سولخ عمری، نفس کتاب پر تبصرہ، ارض مطہر راشد کے تاریخی حالات، نوادرسائیت  
 کی مختصر تاریخ یہ پیرین ایسی تھیں جو نہ صرف زمانہ موجودہ میں جبکہ اصول تصوف  
 و سلوک سے ایک عام خبری ہی ضروری تھیں۔ بلکہ کتاب کو زیادہ نقح بخش بھی نہیں  
 لیکن یونکہ اس شاعت میں عجلت زیادتی اسلئے ان پڑپونکوں سالہ بڑا کار و قریبہ کیلئے  
 پھوڑ دیا گیا ہو جبکہ تکمیل میں میرے عزیز جناب مولانا صبغت اللہ صاحب ختمیدہ  
 فرنگی مخلع صروف ہیں اور جوانشا، اندھلہ بک کے ساتھ پیش کیا جائیگا۔  
 اس کتاب کی تصحیح میں بھی عزیز موصوف نے میری مدد کی ہے۔ اسلیے ناظرین  
 کتاب سے تو قسم ہے کہ مطالعہ کے وقت عزیز موصوف کیلئے میری طرح دعائی  
 فلاخ و نسا و آخرت کو نہ بھولیں گے۔ فقط

### متاز احمد رضا قیبانی

یہ کتاب منحصر مسلم سودی شی اس سور و کٹور پر اس طریق لکھنؤسے تجھت ایک و پیہ  
 ملکتی ہے۔ تجھ کتاب کے ساتھ رعایت رکھی گئی۔ دلو کا بیچنا حیدر دن کے نیلے  
 باعث رحمت ہے۔ اس لیے چیلگی تجیت ہی رہا تھا کہ جاہ پتھر ہے۔

# فهرست مَصْنَاعِينَ مِنَاقِبِ رَزَاقِيَّه

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۰	تُركِنْ كُری پر سبب خلل در شغال	۱	خطیبه و مقدمہ
۳۱	شیخ ختن سید محمد پوسفت	۲	تفصیل و اجنباء کتاب
۳۲	سیر و سفر او دوست عیٰ داشتند	۳	وصل ول
۳۳	عُصَدَرَهُبَی از قوم چنود	۴	سب شریف
۳۴	سوئیش از کله لطیف	۵	وطن
۳۵	وصل سیوم	۶	تعلیم ایتدائی
۳۶	شیخ نکارا و از باتخت خواه متوجه شاندیشه	۷	حلیمه بیارک مجموعه ذات الحجۃ تعالیٰ
۳۷	تفصیل زواب حضرت ابراهیم	۸	حالات وقت و صال
۳۸	خیردادن از بحال خود	۹	ارشاد متعلق صاحبزادگان
۳۹	ذکر دم کرون سیم استاد برجان	۱۰	طریقہ قادری
۴۰	رد نزهہ و شقعن در سفر	۱۱	طریق دیگر
۴۱	مسئله تعمیم والہام متعلق آن	۱۲	طریق روحا نیہ
۴۲	تبیین متعلق الہامات حضرت	۱۳	وصل وکیم
۴۳	لازم فیکر الہام دلی بخلاف قرآن باشد	۱۴	ملقات باشاد عنایت اندر
۴۴	ان لذین آن شوا و عملوا اصاکات ییائید	۱۵	جا بجا نو کر جی کر دند
۴۵	موافقه عالمی پہا بحال نماز	۱۶	سخاوت
۴۶	سرفیم تعلید نماز	۱۷	شجاعت
۴۷	واقعہ تضییب البان بوصی	۱۸	تواضع
۴۸	شاهزاد دوست محمد	۱۹	بعیت
۴۹	ملکمال الدین مسکلہ ناسخ	۲۰	چنان و می پر پشت اپنے دست
۵۰	وصل علام	۲۱	بیدار پودن در شب
۵۱	ملقات با درویش کیسا ساز	۲۲	تفاہل طعام
۵۲	سون مار التفات پا کسیر نسیب	۲۳	غرق خلاق یا تقرار او دلیل نیا
۵۳	الہام متعلق فرش سیرو پادشاه	۲۴	سپارش نگردون

صفحہ	مضمون	صفحہ	صفحہ	مضمون
۳۲	مسنونہ سلیع	۴۶	۱۱	الہام: گیر تعلق ذریداد
۳۳	ستفیض شدن مرد و کنی	۴۷	۱۲	حضرت علی در دروغ ان شغف اور زندگی
۳۴	عادت شرفی پروانہ کش علی اعیا ح	۴۸	۱۳	حضرت علی در ادراک کار نو و گرفت
۳۵	در بیان دبیش حمامی رفتہ	۴۹	۱۴	آئینہ عادیہ ویدند سرگون
۳۶	نفرت ارتضات تو سرگزشت	۵۰	۱۵	ابو حمزة در ایام کنیہ ارشاد و مدد
۳۷	قاضی	۵۱	۱۶	نیارت حضرت ابو بکر صدیق
۳۸	نجات یافتہ زنی آسیب زده	۵۲	۱۷	ملائکا در شیخی کہ ہمہ انسان میگفت
۳۹	عالم حن سخزو سے بودیے شیخ	۵۳	۱۸	محمود شیخ داد پیدند
۴۰	قصہ تلمیذ صنف	۵۴	۱۹	قراء
۴۱	می فیدند بیوی حق و می تینہ سلیع و می	۵۵	۲۰	آواز شنیدن کا امزار شیخ کالی
۴۲	ستفیض شدن بہنگ	۵۶	۲۱	خانعہ ام سیّیات برارانہ
۴۳	آمدن ماسکہ بھر سلیع ذکر	۵۷	۲۲	مرعات نثارت انسانی میراث
۴۴	مالی ستدن سے چند و کچھ	۵۸	۲۳	از خدم وے
۴۵	برآ درون زنے ارجمند	۵۹	۲۴	فرق قصاص و خون پھا
۴۶	چادرہ از میان کشیدند و سبم ادھہ	۶۰	۲۵	در کین دو دن طاعت اعداد
۴۷	طور ماند۔	۶۱	۲۶	آخر کار خاسہ شدن
۴۸	فرق بجز و کرامت	۶۲	۲۷	وصلیق تجمیع
۴۹	پیغمبرات طعام اطلاع می یافت	۶۳	۲۸	زندہ کردن گاؤں بیش
۵۰	اشائے دراز تھے از قوم ملائیہ	۶۴	۲۹	متشرشدن قراقی
۵۱	قصیدہ حضرت سید شاہ روشن حمد حسن	۶۵	۳۰	با مبتغیر شدن حالات وے
۵۲	تعییدہ حکیم معصوم علی صاحب	۶۶	۳۱	حضرت محمد اسحاق خان



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَخْمَدَ الصَّدَرَ الرَّازِقَ الْلَّارِدَ وَالْأَشْبَاحَ الْخَلَاقَ لِلْمُوْجُودَاتِ جَمِيعًا بِالْحَكْمَةِ الْبَالِغَةِ الْمُبَاشِرَةِ  
 وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْعَالَمِينَ بِالْخَلْقِ الْأَكْبَرِ الْشَّرِيفِ الْبَالِغِ الْفَضْلِ الرَّسُولِ  
 وَالْأَبْيَاءِ بِمَا لَمْ يَتَمَكَّنْ لِلْعَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَعَلَى مَقْتَفَيهِ مِنْ الْأَلَّالِ الْأَصْحَابِ وَلِيَ السَّعَادَةِ وَعَلَى  
 مَنْ حَمَرَ بِالْأَحْسَانِ بِالْمَعْرِفَةِ وَالْعِبَادَةِ وَتَعْبُدُ فَيَقُولُ تَرَابِيْ قَدَّامَ الْفُلَسِ الْقَادِرِيَّةِ كَثُرَّهُمُ الْتَّدْرِيقَ  
 وَمَعْرُوفُهُمْ بِمَا تَجْلَى الْحَقُّ عَلَيْهِ عَلَى قَلُوبِ الْأُوْلَيَاءِ وَتَرْقَى الْعِرْفَاءُ إِلَى الصَّفَيْرِ الْأَظْلَامِ الْدَّيْنِ  
 بِنَقْطَبِ الْعِلَمِ وَشَرْكَرِ دَائِرَةِ الْمَعْارِفِ الْإِيمَانِيَّةِ وَالْأَسْرَارِ الْأَكْبَرِيَّةِ قَطْبُ الدِّينِ الْمُهَاجِرِ  
 مُؤْلِدُ الْأَنْصَارِيِّ مُحَمَّدُ أَنَّهُ أَذْقَدَ صَدَرَ مَعَارِفِ الْعِبُودَةِ وَسَعْدَ جَدَّهُ تَحْصِيلُ الْفَقِيرِ الْمُشَحَّنِ  
 قَدْرَةُ الْأَوْلَيَاءِ وَعِنْدَهُ الْعِرْفَاءُ حَادِيَ الْمَعْارِفِ الْأَكْبَرِيَّةِ جَامِعُ الْأَسْرَارِ الْإِيمَانِيَّةِ قَطْبُ الْقُوَّتِ  
 الْسَّيِّدِ عَبْدِ الرَّازِقِ الْمَدَشْرِقَيِّ الْمَلِكِ الْمُظْلِلِ عَلَى الْأَهْلَافِ وَالْجَمَاهِيرِ نَاجِيَ الْمُطْلَقِ عَزِيزُ  
 عَلَى سَاهِرَةِ الْقَرْآنِ كَيْتَبَ بِعِصْرِ حَوَالَهُ الْجَلِيلَةَ فَصَمَمَ الْعَرْمَ وَعَلَى الْمَدَرَّا التَّكَانِ وَهُوَ الْمُوْفِقُ وَيَرْجُهُ  
 أَنْ يَهْدِيَ الْأَسْرَرَ الْعَالَمِيَّةَ إِلَى مَا اسْتَدَى وَانْتَكُونَ بِهِ الرَّسَالَةُ ذَخْرًا ذُجَّرًا

لِيَوْمِ الْقُسْطَرَارِ	٥	فَيَارِبِّيْ بِالْجَنْحِلِ الْجَنْبِيْبِ مُحَمَّدٌ
الْمُنَاسِعِ الْأَجْجَابِ وَرِتَكَ الْتَّى		فَيَأْكُمْ مَقْصُودُهُ فَضْلَكَ زَلَّكَ

جهازین  
و مقامات  
ست  
کارکترین  
مالان چنایت  
از شده با فاقی  
بیان ارشادی  
رد منشده  
ست.

اقدام  
منش  
در پیشنهاد  
مدخله احوال  
سب سریع  
لئن شریع

## وجود موتو و عفو و لاسع

### آئی فرض علی انوار عطوفة الشیخ الاجل فاضة بعد افاضة

و اکریمی تبلالو را می خیصیده می نماید بعد تبلالو و احیانی و القلب فی ذکره و آثیاری فی الوقت الموعود  
و ارجح بقیطان ببطاطس العصر جالم و احشر فی رسالته تجھی بمشابهۃ ذاته و ادخلی فی الدارین  
فی زمرة احیائی علیهم و فکل اللہ تعالی خیراً ان محاسن شنیناً کامل غیر عدیدة و مناقب عیغیر مقصودة  
و کرامات وی لاحصی است و مقالات وی از کتابه پیروی است که پس بندی درگاه که کشیدن  
از خدمت جناب پاک است و شمیمه از ماذاق او لیاراللہ تعالی که مشاش به رو و رشد است  
و قدر است از اندازه و احصای مذاق و عطیات آئی و موهبت ربانی نامتناہی که دایه  
مطلق بقلب حضرت شیخ قدس سرہ الا صفحی روزی مزوده بفضله و کمال کرمه است  
تر اچنانکه تویی هر نظر کجا پیندیه بقدر زیش خود ہر کسی کند ادراک نہ کن بقدر طاقت خود و

احصا و اسچه دیده و اندیشان مبارک شنیده و از یاران متعذرین در راسته درین او را می تحریر  
می آردوں الشادی الی سبیل لرشاد و ہبہ المثبت لقادم عباده علی مالیق والبعد عما  
لا یعنی و رکنی طالب لشائق الی جناب الحق تعالی و احیاء پر رضوان اللہ تعالی علیهم  
سمیتہما مناقب و راقیہ و محبہما علی خمسة وصولی سیمل علیک لاستخراج وصل  
اول درین ایان نسب حلیمه مبارک و وطن و احوال وفات و سلسه انتساب طریق ص

لیت شیخ ایان رجیلیان  
کاد علیه تقدیر علیه  
شیخ ایان رجیلیان  
او الاجماعیتیت شیخ ایان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان  
سیمیت علام شافعی ایان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان  
یونیتیت شیخ ایان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان  
عبارت شدیت شیخ ایان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان  
بر ایان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان رجیلیان

صل و پنجم در بندی از نواع خلاق وارد است کشتم معارف اقوال وال بر صحبت آنی  
صل سیم در بیان بنده ای از آنکه هفت یا تف غایب لسان پریچانی یافت و صل  
چهارم در بندی از واردات منام و اینمات در لفظه بدن سمع آواز یا تف و اینمات  
ز جهت ارداخ او لیا ظاهره صل پنجم در بندی از کرامات و خرق عادات که متصمن  
بعض تأثیرات بر صحاب است صل ول بدآنکه نسب حضرت شیخ قطب قدس شریخ  
الاسلام مرشد ایین شیخ عبدالرزاق قدس سره الاصفی و هدانا پیسطه الادی فی رسید الم  
صلوات اللہ علیہ علی آله الطاهرين می پیوندد و حجده کلان بزرگوارشان پڑائشان می پیمان  
بیخشان در بند آمده و شیخ پی مملئه ہند و قاری کلی داشت این اه افواح قاشره چهره دار  
و ہنود مرتدہ را بحکم اضراب عنان الکفرة و جاہد الکفار اخراج متوجه متصروف بخطه آنها شد  
در واقع اسلام بعیت قوت گرفت و بعد چندی از ایام حفید آن بزرگ در موضع محمود آباد  
از نواحی دریا با که قصبه ایست از اعمال و ده سکونت گرفته و بسبیح حجج مرج که راه یافت  
آن خطه بدت دیگری رفت و حضرت شیخ اصفی قدس سره الاصفی در قریب یافسه که خانه  
ادری در انجاست در خانه جد ما دری خود توطن گرفت و ایام طفویت و خوششانی از  
کتاب شنای از حرف و خط اشنای گرفت اما آنکه در آن هنگام قرآن مجید را خواند و آن  
سان پارسی گرفت چنانچه عادت ہندست که طفلان از انسان می سطور متمدی کند

وی میگذرد و نهاده میگیرد و این دو اتفاق را میتوان بازخواست کرد. این دو اتفاق را میتوان بازخواست کرد. این دو اتفاق را میتوان بازخواست کرد.

ادلة بالفاظ حرف ونقوش خطية وبعد ازاعتها لفهم دلالت نقوش بر الفاظ خود با وطرق  
 دلالت پر معانیش آشنا می کنند و حضرت قدس سرہ الاصفی برتبا تامه که مخصوصاً تعوید با  
 ناوس نشد و یا فی الجملة شناسی یافته باشد بعد از آن این تعلیم لعلم زیان فت قبل از حضور  
 ملکه بعثت نیان رفته باشد و بالفعل از دلالت نقوش عربی و قوای سیمه مناسب است یافته  
 حکیم مبارک حضرت شیخ قدس سرہ الاصفی طول قامت بود و با فراط بکره بطبونیکه و رحیم  
 مبارک حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و علی آدم السلام الطاهر بن ابی اندیش  
 از قصیر پا شد و همراهان یعنی گندمی که مائل به بیاض حسنه پی باشد و حشم مبارک مناسب باشد  
 و پس از گذاشت از صفت بود و سوا ایالون محبت در آخرین بیان یافت که موادی که  
 در اینجا باشد یا که پیش از این رفته شنیده است از زیان نفته را خود کریم و میتوانی  
 در طول آینده طبع داشت یعنی متوسط و نمان مبارک کلان بود مثلاً صدق و قدر فرج  
 نیان و نمانها از خاطر رفته و حکیم مبارک طول مشروع و کثیف مطبوع و اندکی از مواد سیاه و جلیل  
 و شی سفید نوارانی و سن شریف و می قریب نو و ظاهر و کم بود و قد لقی اللہ تعالیٰ یوم الاربعاء  
 سادس من شوال من السنة السادس والثلاثین بعد الالغافی المائمه من لستین الحجرة  
 المقدسة در فتن بروزه فی مشرق القریۃ بالشہر قریب منهماً هدوء آن و خدمه الحال نهایت  
 ادلیزیست و عشق آنی را سکون بسیار می بخشد و شاغل با ذکار ظاہریه و باطنیه را  
 چیزی دیگر و یکی نوی در ذکر حبیب بسیار می بخشد و زیارت گاه جمله خلق آن نواحی است زیارتی  
 بود کاتب بخروف در وقت ارتحال حاضر بود و در دوم رسیده از مردم که حاضر بود و در متوجه  
 بسته شنیده که پیش از لقا از مرض لفتح شکم و قولنج مبتلا شد بعد از آن هر یاری شد از اپتداد

در

شیخی اینجا میگذرد پس اینکه علیه بخوبی و بجهت اینکه بخوبی و بجهت اینکه بخوبی  
 بخوبی و بجهت اینکه بخوبی و بجهت اینکه بخوبی و بجهت اینکه بخوبی و بجهت اینکه بخوبی

مرض تا وقت لقا بحق سرچیگوونه در حواس و عقل تفاوت راه پیشنه و بعضی از اضطرار گفتند  
 که این وقت گله شهادت است فرموده این خود قش دل است که ازین غفول خواهد  
 شد آن حاضر گفت باش من هم موظم لیکن از هر این بعض میرسانم که همه اعضاء آن  
 باشند که مخلوق شدن برای آن پس بان در کار خود باشد هر خوددار کار برای نیست  
 پس بزرگان را نگلمه تا تسلیم را و آن عزیز تم گفت حضرت ارشاد فرمایند که بعد از ارتقا  
 ساقچه هم ظاهر تفظعن فرمود که از ساخت عمارت در مرقد از کنیسه و حدود صومعه اسے نباشد  
 می فرموده ازین امور از من مشورت نطلبید بعد از ارتقا همه سن شیخی خودتبار  
 آن عزیز گفت از سیرت علیه و جایت بهی که تحریر و تفرید باشد آنکم که ازین پیغام را غبت و  
 نیست ولیکن از اینها بصفا جزء و الا اینها صاحب این علم دوست محمد بن مسلمه اللہ تعالیٰ  
 در تراجم الکمال میان منکری سلمه اللہ تعالیٰ که برادر علائمی میان علم دوست محمد  
 می شوند با مرکیه بدهیں والا صوب باشد فرموده اینها هر دو برادرند و خلاصه یعنی مادر  
 میان منکری مادر ایشان است یعنی یا یکدیگر معاشرت دارند صاحب از جزء و الا مادر دیگر  
 خود را مادر خود پندارند و همچنین واقع شد صاحب از جزء و الا شفقت بحال برادر خود چنان  
 نمودند که بگران اینها همچنین نمیدجی معاشرت فرمودند که هادی مطلق چویش خاتم رسولان  
 سید عالم صلوات اللہ تعالیٰ علیه وعلی آله الطاہرین مقتفيان آثار بنوی خسی بان  
 سلمهما اللہ تعالیٰ بع ازان آن عزیز شخص صادق بجانب حضرت اعلیٰ اشرف درجه فی اعلیٰ بان

مادر از اینها همچنین مادر ایشان میگردند که اینها مادر ایشان را در اینجا خود میگردند  
 و اینها در اینجا خود را در اینجا خود میگردند که اینها مادر ایشان را در اینجا خود میگردند  
 و اینها در اینجا خود را در اینجا خود میگردند که اینها مادر ایشان را در اینجا خود میگردند  
 و اینها در اینجا خود را در اینجا خود میگردند که اینها مادر ایشان را در اینجا خود میگردند  
 و اینها در اینجا خود را در اینجا خود میگردند که اینها مادر ایشان را در اینجا خود میگردند

رسانید

دین

شیخ اسلام  
شاه بهای شاه

الاسلام

شیخ

الاسلام

الاسلام

الاسلام

الاسلام

بعرض رساند که در حق صاحبزاده والا چیری فرمایند فرمودند استقامت نمایند و  
 هرگز تقدیم تحصیل معاش بجانب مراو عمال نکنند همه خوب خواهد شد اچه از پرستگر خودمن  
 رسیده بوى نموده آم پوي مشغول باشد انشاء الله تعالى نافع خواهد شد مرضی حق تعالی خواهد شد  
 بلکه بهم برداش طالب حق تعالی گپویند که هر خیر بآنها را شادیافتہ بجد جهد کوشند فیض الکی  
 خواهد شد انشاء الله تعالی بعد آزان آن مخلص صادق بعرض رساند که وجہ گذران ندارند چنان  
 استقامت نمایند فرمود که من که در خانه نشسته چیری مردم معاش نداشته بودم و رزاق مطلق  
 رزق رساند بطور کیه از ذکر ان مواسات کرد و شداین چند کلمات درین آمد بعد ازان قیمه  
 بجهابت خود شد و بعد ساعتی ملائی بحق شد قدس سرہ العزیز حق تعالی از برکات  
 وی مامریان را بهره مند گرداند قدس سرہ الاصفی وہ دانای قسطه الادنی و هم شنیده  
 که بعض ذکار ارشاد فرمود که از ورد دی بسط رزق و وجه معاش شو حضرت قدری سرہ الاصفی  
 در طریقہ قادری بود و صرف بیعت بجهاب قدوه عشاوند اصلاح بحق مستقرق بجهاب احمد  
 مطلق سلاح بجه حقیقت و سیار راه طریقت قطب قت پیر رسید عبد الصمد مظلمه تعالی خدا نما  
 نمود مزار بسارکی در احمد آباد بگرات پیار دیگر پیش بجهاب شیخ اسلام برایت الله  
 خدا نما قادری بیعت کرده و اجازت گرفت ظاهر بخطه احرب فونست و دی بجهاب شیخ  
 ایشان اکابر عارف کامل قدوه موحدان فیصلان شاه حسین خشم انا قدس سرہ و پریان پوره  
 مرقد بسارک اروی زار دیگر پیش بجهاب شیخ اسلام قطب قت شاه امان شده ایشانی رحمه الله تعالی و دو  
 شیخ اسلام بشاه ابراهیم بجهکهربی دی پیغمد دوی شیخ اسلام شاه ابراهیم مثانی دوی شیخ  
 اسلام میران سید خوش غریب بجهکهربی دوی شیخ اسلام شاه جلال دوی شیخ اسلام سید محمد  
 دوی شیخ اسلام شیخ بهاء الدین دوی شیخ اسلام شیخ ابوالعباس دوی شیخ اسلام سید حسن

قادری و دوی شیخ الاسلام شیخ موسی قادری و دوی شیخ اسلام سید علی قادری و دوی شیخ اسلام  
 سید احمد برادر سید محمد بغدادی و دوی شیخ اسلام بید محمد بن ابی صالح قادری و دوی  
 شیخ اسلام بید عبدالرازق خلف صدق حضرت قطب الاقطاعیه خاطم حضرت پیر دیگر  
 سید مجی الدین عبد القادر جیلی فتوی شیخ اسلام پدر بزرگوار قطب الاقطاعیه عظیم محبوب ربانی  
 جیبیابی شیخ عبد القادر جیلی قدس سرہ و دوی شیخ اسلام شیخ ابوسعید بارک مخدومی و دوی  
 شیخ اسلام شیخ البر الحسن علی بن حکاری و دوی شیخ اسلام شیخ ابو الفرج طرسوی و دوی شیخ  
 اسلام شیخ عبد العزیز نیمی و دوی شیخ اسلام شیخ ابوکرشیل و دوی شیخ اسلام پیر طائفه خند  
 بغدادی و دوی شیخ اسلام خال خود شیخ سری سقطی و دوی شیخ اسلام شیخ معروف کجنی  
 و دوی شیخ اسلام شیخ داؤد طائی و دوی شیخ اسلام شیخ جعیب جیبی و دوی شیخ اسلام  
 محمد بن فتح عراق شیخ حسن بصری قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ ہم وارک فی اخلاقهم و دوی  
 با پیر المؤمنین سید الاولیاء صاحب سولان شد و والیہ الطولی فی المآثر و المناقب شعر  
 لا یک لواصف المطربی خصالہہ وان یک شفیقانی کل ما وصفا پا سید اللہ تعالیٰ  
 منظر العجائب الغرائب علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و شد و من قال ۵ و ایضا  
 با تاویل کان مشکلا پڑھ علی بعلم نار پوچیہ یہ علیہ السلام و علی آرہ و دوی سید الاولیاء  
 خاتم النبیو رحمۃللعالمین محمد صطفیٰ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ علی آرہ چھاپہ کرام و ہادیہ  
 الہادی المطلق جل و علا و بطرق حضرت خواجہ معروف با نام مسلمین سید الاولیاء  
 العرفاء با شد تعالیٰ و اسرارہ کمایت ویرضی حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ تعالیٰ عزیز  
 و دوی ہ پدر بزرگوار حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دوی ہ پدر بزرگوار  
 حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دوی ہ پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین

رضوی اللہ تعالیٰ عنہ و ولی بہ پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 و ولی بہ پدر بزرگوار سید شہدا قرہ عین سید القبا، فاطمہ زہرا بنت امیر المؤمنین علیہ السلام  
 و مسلمین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ولی بہ پدر بزرگوار حضرت امیر المؤمنین  
 صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آله و صحبہ وسلم وبطریق روحانیت کے ویرا  
 طریق اولیسیہ میگویند اجازت از جانب خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حشمتی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانچہ در قصبه موہان تقریبی نزول فرمود و مردم آنچا عقیدت  
 بسیار دارند و اکثری از سادات و غیرہ عقد بیعت دارند شخصے تمسی مبارکت منود  
 و بعض رساند قبول فرمود و آن مرید صادق گفت من گردید کی جناب خاندان حشمتی  
 دارم ہر چند ہمہ خانوادہ اپریق اند پور کند لیکن عقیدت پاین خانوادہ گرفتہ پس حضرت  
 فی الجملہ سکوت فرموده گفتند کہ حضرت خواجہ بزرگ ملاقات معنوی شد اجازت فرمود  
 پس آن شخص مرید در طریقہ حشمت شد و شجرہ که دامیشائیح کرام بتوشت و پیران پیران  
 نویساندہ باین طریق کہ آئی بحرست راز و نیاز کیہ فقیر عبد الرزاق بودار دالی بحرست  
 راز و نیاز کیہ خواجہ بزرگ شیخ اسلام خواجہ معین الدین حشمتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودار دا  
 آخر و پر تھیں اعتبار اگر طریقہ حشمتی شمارند در خواہد پوکہ در قصبه دوں نیز نزول فرموده  
 بود مردم ارادہ بیعت آوردند حضرت قدس سرہ در خطرہ آوردند کہ این قصبه دامت  
 شیخ احمد عبد الحق است رضی اللہ تعالیٰ و مزار مبارک دران قصبه است یزار و پیر کہ  
 فی الحال مقامی معنوی پریح مبارک شان شد آثار اجازت و رضا الایح شدن گرفت  
 وصل دو یکم حضرت قدس سرہ العزیز و رایام طفویلیت بقصبه دوں متوجه شد ظاہرا  
 پر تھیں علم ہمراہ یک خدام معاون ظاہر را پدر بزرگوار ہمراہ کرده بود در اثنای یادگاری

گرفت در جانی اشتست و خادم گفت که درین نواحی و هی سنت که بعضی قارب من بجا  
 می باشند شما دراینجا باشند من آن وہ میردم از اقارب خوب دل افاقت موده چیزی برای  
 خورش می آم و رفت چندی توقف شد چون ایام خردسالی پوادان تهمائی در راه غربت  
 غمگین شدن گرفت و درین اشنا در ویشی حسن البیهقی و هی الحجۃ ناش عنایت اند پو دید  
 شد گفت سبب گریستن چیزی از سبب پنجه طاری بود گفت در ویش فرمود مقصد کجا  
 گفت رد ولی گفت باما بیا خواهیم رساند بفا قفس قصد مقصد ندان در ویش فرمود  
 در وست کتاب چیزیت گفت یوسف زلیخایصی نظرم بلاعید الرحمن جامی تنه الل تعالی و دھشم  
 حضرت یوسف عليه السلام و علی زیننا و آله وزلیخا رحمها الل تعالی گفت راچه کاراز نیکی یو  
 بچه حال بود وزلیخا چه حال اشت القصه در نواحی رد ولی رسیدند در سایه درختی نزد  
 آوردند چون وقت مغرب سیدنا زنگزار و تاعثاش مغول پرست خود شد حضرت شیخ  
 میفرماید چنان متوجه بجناب دودحت بود که از خود غافل شد شخصی دی معنی مانند دیگر  
 یاد دارم که فرمود که مطابق قامت مبارکه می بود و عزیزی دیگر از یاران حضرت قدس  
 العزیزی گفت که شنید که آسمان ملاصق بود حالت بر حضرت قدس سرہ العزیز تغیر شد  
 و ترس خوف لاحق شدن گرفت پس برخاست بقاصله چند قدم از انجا اشت  
 بعد زمانی آن نور کم شدن گفت تا اینکه سورت شخصیه صحیه پیدا شد پس حضرت شیخ  
 العزیز ز دیگر می مدد در ویش آب طلبید و آن نواحی هوضی بود از انجا آورده بپرسی  
 دران حل نمود خورد و تدقیه را بحضرت عطا نمود لیکن در خوردن می جان تغیر شد از همه اینیات  
 دل سر و گشت پس گفت ما راه راه خود دیگر گفت تو خردسالی الیین تو در نجاشیه این شد  
 چه طور همراه بزم پیل زان مردم که دران نواحی بود طعام آورند بحضرت اجازت خورد

نمود حضرت فرمود شما هم بخورد گفت اگر پر کردن رو دهای خواستم چرا نزول بیرون شمر  
 می کردم و بخورد ایام ابتدائی سرما بود پوشش خود بحضرت داد و حضرت پوشیده  
 پچون با خوشب بیدار شد نه در ویش است و نه پوشش پوشش خود را گرفته راهی شد  
 بنده از حضرت قدس سرہ العزیز پرسید که حال آن در ویش کجاست فرمود والسلام آمد  
 لمحه گفت که و خطبه عرب فوت کرد علیه الرحمه پوچون روز بخورد شد آن رفیق که از راه جدا  
 شده بود آمد به راه و می شدم راجحت بخانه نمود چندی گذاشت پچون ایام بگذشت  
 از عوایق زمان از اشتفای بکتاب ماند و پچون وجد اسباب معاش و ضمیمه بود  
 نوکری کرد جا بجا نوکری می کرد و از علو فه بجاجت ضروری خود و خوارج من بحیثی  
 می پیخت و تنا بیار داشت هر چه در و چه علو فه می یافت از برخی ازان بخوانم می پردا  
 و از برخی ازان بغير امواسات می کرد بلکه از بیشتر مواسات می کرد همچین سکندرانید و شجاعت  
 بارش داشت هرگز نمی ترسید متأمل و می کیا ب بود در فواحی دکن پیش عاملی از عمال نداشت  
 نوکر بود روزی بیش می بادیگر نوکران از سپاه نشسته بود کی از اهل قلم و می گفت که تقدیم  
 سپاه نشسته کسی نیست که از فلان ستم دزد برآرد شخصی که تهور داشت گفت که من نمیر  
 و دمی رامی آرم و برخاست و گفت سید عبدالرزاق رفیق میشوی گفت چشم هر و د  
 برخاستند و بیش آن ستم و شستند و گلوش گرفتند و سلاحی که داشت از پیش و می گفت  
 گلوش ملخص ساختند آن ستم و مضطرب شد سپاه و می گرد اگر میگردیدند لیکن جرات نه  
 باعث شد و آن را زمینه ایشان و گفت شما باد و رشود نارامی کشند پیش آن دن شما بیلا منعست پیش  
 تمامه زبر آن قلیل و او اهل قلم آن عاملی مدد درانچه شان خواطر آنها بود گردند پیش  
 ایشان فرمودند حالا لایچ و جهشیده در سید زنیست بگذاریم بگذاشتند و ازوی شدند  
 پرسیدند

و گفتن که نایان میر و بیم در سپاه شما هر کسی داشته باشد هر خیل نایان و ن  
 هستیم و حضرت می فرمود که هرگز در انوقت بیم و ترس بوجوی نبود کسی قوت و قدرت  
 نیافت و تجذیبین حادث بسیار است و تو اضع بسیار داشت و فقر از هر قسم در داره  
 خانقه نزول میکردند و از ضروریات از طعام وغیره مرقد می شدند و چند روز اقامت  
 می کردند و زادل بود هر روز همان بودند ازین سبب مقرض بسیار شد اگر فقر  
 بست و پنجاه و یازده می امدند غله میدهند با اسباب خلق هر قدر که می طلبند  
 می یافتد اکثری از آنها قوم ملا قیمه هستند که عرب خلاف شرع سخنهاست لاطائل  
 هرگز چیزی نمی گفت و پاداش نمی داد بوقت مناسب فقیر لینصحت میکرد بعضی  
 از آنها در انوقت مقدم میشدند و در عالم ذکری در بدده احمد آباد جرات بود شخصی گفت  
 که در اینجا در مشی است که مردم در حق حسن ظلم از اند و خدا نامی گویند بوسی رسیم و بست  
 اوسکه گیم گفت بسیار خوب لقدر تمعت از دعوت پس میش حضرت قطب قدوہ عرفان  
 حضرت سید عبد الصمد علیہ الرحمۃ رسید ندو درخواست بیعت ندو قبول فرمود و از  
 اذکار ارشاد فرمود در جرات چند ماہ ظاہرا از چهار زیاده بنا شد اقامت و اشتناد  
 و چند ساعت در شب یار و زاز سعادت لقا می خبست شیخ بزرگوار خود بهتر منه میشند  
 بعد ازان بقام میرفت و در آخر شب بذکر مشغول می بود در روز از خلق کار  
 میگرفت شخصی بجناب حضرت میر سید عبد الصمد علیہ الرحمۃ بعرض رساند که سید  
 عبد الرزاق را بخلدیش چشم از فرمانده و چله و می برداشت از پست چون پسر صاحب  
 قدس سرہ العزیز واقع سرقه بود و زبان بسیار کثیر اما شیری قوی است بیت آنی  
 برداشت از پست کار شد که با ولیا می کمل در خلوتند پیشود و از جناب حضرت میر صاحب

بیوی

## الأخلاق

پژوهش

بلطفه

## الأخلاق

دینانه

خوردان

بیزی

برنامه

## الأخلاق

قدس سره العزیز اجازت سیر جانی شد پس ز احمد آباد متوجه شوی گیر شد چند که در تورکی  
و خدمت فقرانگز را پنهان کرد ازان از رو حانیت حضرت میر سید عبد الصمد علیه السلام احانت  
اقامت در وطن و ترک نوکری در راه است بوطن آمد و اقام است گرفت و ازان احلاقی خوش  
شرعيه بسید اربودان در شب گر تکمیل و میگفت مردم را مقدار پاس شب اعیانی ایج کفایت  
دارد و خود شان ز پاس شب کتر می خسید مگر اینکه عارضی بسید آمد و پاران بدانوکد به  
بیداری می شد و از طلبته حق کسی که بسیار می خسید رضی کی شد و توکد می ساخت  
که بسبب پیغامی شخوردند و در روز اندک تا احیا شے لیل و ذکر که صورت پنجه مجدد می گیرد نیک  
صورت یا بد و خودش سیر فتح خورد و هر و قلیکه شخورد گر شنگی باقی داشت اگر آنقدر یاز  
خورد جانش بود بلکه اگر زیاده ازان خورد جانش هم داشت و در رمضان مبارک  
بروزه تا کید می فرمود و در تقلیل طعام در وقت افطار مبالغه داشت و منع از طعام  
در شب نهار ابود که تقلیل طعام بعد از افطار چنانچه باینکه بکر و ندو از احلاقی مرضیان  
بود که اگر فقر اکمل طلاق پرسیاعی آنها عشق آنیست همان می شد طعام ما بین بین می شے  
مینهاد محلی بالطبع می کرد مبالغه در خوردان نمی کرد و می گفت هرگاه در ویش است و  
سیمای وی سیمای طالب حق است تعالی بسیار خورد و پر ساختن شکم در حق و نه زهران  
و کم خوردان تر می باقی بجز بگر مبالغه کرده که فلان چیز خورد یا کم لقمه دیگر و سیر تایید یافته نبند  
سیر خوردان مشغول باشد پس بوسی ضرر عظیم پیدا آید و اگر از اینها می دنیا همان می شد شفقت  
می فرمود و تا کید است در خوردان و مبالغه نمود شاید که در مجلس سیگانه شرسش گیرد و گرسنه نماید  
و آنوف ضرر در حق وی نیست چه تمام شب وی می خسید اگر نمی خسید بچیزی با مشغول می باشد  
از محمدی نیست و از احلاقی مرضیان بود که شفقت بطفلان بسیار می کرد و بطلوانی از

اخلاقی مرضیه آن بود که سپارش اهل خصوصیت پیش قضات و غیره نیکردن که سپارش  
 امورد دینه ای دنیه نیکردن چنانچه بعض قاربی آمدند درخواست سپارش بقاضی امری  
 بود پیدا شد و برآت نمی یافت که بعرض ساندایران خواست که بعرض سانده طلب  
 نمایند وین آشنا بود که از آن درون آمد و بی تقریب گفت که من سپارش بقاضی نیکم هر چیز  
 که بگذگو شده من باشد بقاضی از سرواقعه بودند بعد ساعتی معلوم شد که فلان  
 شخص درخواست و اشت و درابتدا حاضر و از اخلاقی مرضیه آن بود که هر چو که نزدی  
 می کرد اگر مظلل فی الجمله در استعمال باشمال خود می یافت نوکری گذاشت جائی و یک مریت  
 خواز جمهه کس احوال خود را پوشیده و کس که پیش دی نوکری بود مطلع می شد بر جایش  
 نوکری می گذاشت و علوفه خود می گرفت و هر چند بوضع در پیش می آمد قبول نمی نمود  
 این روابقات مست از اهتمام نمیست که پیش سید محمد یوسف که از خلفاء شیخ علام می  
 که شهور شاه مجاست نوکر بود روزی در مجلس شیخ اقام خود شتر بود و در پیش آمد بی  
 نگریست و از راه تعجب گفت که ہی ہی اے باز رہنمہ فرد و آمدی شاه یوسف متوجه شد  
 پس ازان حلولت خواست و طلبید و احوال پسید اخفا نمود بعد ازان برخاست و  
 نوکری گذاشت شاه یوسف پهالغه نمودند فرمود مقام نوکری نامند شما بوضع در پیش  
 می آید که نوکر این نمی کند و از اخلاقی مرضیه آن بود که در خانه بشب پیداری بود و در  
 روز در صحراء که فضا و می نظرد اشتباه شد و یاد رسایه درخت که مطیع پاشدو یا کنار چوئی و  
 یا چوئی دور از حمارت و مردم پیرفت و در آنجا از صحیح تا ظهری بود و خلو ساخته نماز می گذرد  
 و اتوار آنی چنان تا پیدان گرفتی که بیانش در قید قلم نمی گجد و آن خصال مرضیه آن  
 بود که میر و سفر را و مست پیدا شد چنانچه از خانه مبارک ببلده لکھنو که وارد مفرید

دوباری آمد و گاهی سه بار و از رویشان بهجه کس ملاقات می کرد و دیگر کلمه نیک و لطیفه  
 می شنید خوشبها می کرد و سرت تمام لائچ می شد چنانچه در سیرہ آن آباد برآهی از قوم هندود  
 هند ملاقات کرد و دوی سافر عالم بجا بود این طبایب خاص خود گفت که چیزی من میدام  
 و از تو و از همه پاران پیمان کردم حالا بتوی نایم اشارت باکسری نمود که از وسیع  
 بحضور حساد نموده آن طالب گفت که من که تو سل بتوگ فتحم نه بران چنین مردنی نکند  
 هر سکم اعظم آنکه جل و علا این همت می باشد بار بار زبان می آورد سرور بجهیں چونید  
 میگشت و کلام لطیف از هر که می شنید می متغیر می شد چنانچه شخصی روانیت نمود که شیخ محمدی  
 رحمة اللہ تعالیٰ شاه مرضی شوپنی که شیخ قوم ملاقیه است ملاقات کرد شاه مرضی کو  
 پیاره از مسکن تراپ بود و شیخ محمدی ابا نو و شاه مرضی گفت مصروع بر زبان خبر نهست  
 بدیل ذکر خدا چه شیخ محمدی گفت مصروع بر زبان عطرت بدل ذکر خدا بده این حکایت را شنید  
 بر زبان می آورد و حسن پریه چو اب شیخ راحمیین می نمود و اخنیین و اقیان را وعده  
 بسیار است از احاطه خامه پیرون است و از تردد پریه بسیار ناخوشی داشت کسی رود  
 نمود که پیش شیخ پیر محمد سلوانی تقریب سرود بود و اشعار ہندی ایشاد می کردند صوفیان  
 بوجود آمدند شیخ محمدی رحمة اللہ رسید بجدا از انکه صوفیان نشستند شیخ چند آیت  
 با بخان خواند کسی بوجود نہ ایستاد شیخ گفت عجب است از سماع قرآن پرسی حال متغیر  
 نشد و از اشعار ہندی که مضمونش باین مضمون بصری تمام دارد متغیر شدند باین  
 بسیار راضی شد و از عنایت الهی بتو جه پیران بزرگواران چنان حقائق روی لائچ  
 شد که از طوق بیان پیرون است و قناد بقایا سدگوی اجابت داشت و مرتبه مجمع اجتمع  
 و مجمع تفریق چنانچه بصیری کامل بود طبیعت گشته بود و از آثار عی در همه وفات علایع انسان

مصل علیهم  
 اند در هر ساعت  
 اند دید نیات  
 اند پنهان اتفاق  
 اند پنهان پس  
 اند احاطه آن  
 می خوردست  
 مگزندی

که در این ایام قوم آواز پالتفت می‌گویند بود خواه متوجه شود یا نشود ازین راه حصار  
 آن متعدد است و در هر ساعت همین بود که رایار ای احاطه چون متوجه باشند مهام  
 نمی‌شد شخص نظر به جایی داشت هم یاد نمی‌داشت بنده‌ی اذان که ذهن تذکر نماید  
 در تحریر می‌آرد پس پیشواز انجمله اغایست که روزی بنده درگاه را یاران و گردش  
 حاضر بودم که فرمود در زمان پیشین پیر و ستاره سید عباد الصمد علیه الرحمه را دیدم که  
 می‌فرماید که امری ندوشته باشد از سخن حیات دنیا خلاصی یافتم و ملقا می‌جیب  
 پیوستم و بعض یاران از هجرات آمدند نشان دادند که پروردگر شنیده و صالح بود گفت  
 من متوجه که دیگر خطا رفته باشد و این شخص درینجا بود پس که گفتم معامله اولیا تعییر پیر  
 فرمود آری معامله اولیا ناویل پس از چنانچه ابراهیم خلیل ائمه صلوات اسلیعیانی علیه  
 و علی نبیناد آنکه الطاہرین را بود چون این محل بود پس که گفتم که خلیل اعلیه الصلوٰۃ و  
 نبیناد آنکه چه طور لاحق شده بود بعض یاران گفتند که آن قصه را میدانی سوال ز  
 پرسید گفتم بپراینکه بزبان مبارک ہوید افرمایند و نیشورت مصدق معامله و  
 مکان شنیده دیگران بیشود فرموده بین کرد نبهر را بصورت این پیشگفت که خبر سید ہو که در  
 فضیل فتوحات مذکور است و پرسید این کدام کتاب است گفتم این ہر دو کتاب از  
 شیخ ابن عربی قدس سرہ الشریف است بدائل که حضرت ابراهیم در خواست پیدا کرد که پسر خود را  
 که اسحاق باشد فتح می‌کند و بعضی کویند که اسماعیل است علیهم السلام و پسر ایخ اب  
 و المنو و پس گفت اسماعیل فاعل ناتواند مرتضی تحدی اقتدار اشتر ہم الصابرین خانچه  
 مشهور است و در قرآن مجید صحیح است فتح پسر متوجه شد و چون خواست که کارد چکار  
 رساند بر حلقوم دنبه رساند و کار تمام کرد علمائی روایت را توافق است و علم تغییر صولت

زندگانی  
نخست  
در آن

بیان  
بزرگ  
نهاده  
نیز

دانگر را  
و علمای

مفصل مذکور است و تبندی ازان پنهان در فوائد علمی و صحیح صحاوی شرح سلم التقویت مشار  
 آورده است و شیخ عیی فرماید که لم یشیر بالتأویل والرویا یطلب تاویل اما کان الکبیش  
 حتمیاً بصوره اپنیه فاما مار الذی ہو رویا الاغیاء امر فرج الکبیش الذی ہو فداء الابن یعنی  
 ابراهیم عليه السلام تاویل را نہ دریافت در رویا تعبیری طلب و حال آنکه و بنیان یعنی  
 این شده بود و تی داشت این رویا بر ظاهر خود است و فی الحقيقة کبیش بود که بصورت  
 این تصور شده چنانچه علم بصورت شیر و غیر ذکر پس رویی انبیا که در حکم امر الکی است  
 این رویا امر فرج و بنیه بود که بر شفے ظاهر شد بصورت اسحاق و ازین راه فرج نکرد و آنچه  
 را بلکه در نیمه تفصیلش در شرح فصوص است و فوج شبهه طاعتنا در کتب گیر است این  
 موضع تا تفصیل آن ندارد القصه حضرت شیخ قدس سرہ العزیز ہر چند این فرمود  
 که تاویل پذیر است لیکن صلح معاملہ خوب تاویل که مذکور شد راضی نشد چه ہمہ خواهی  
 تاویل دیگر ندارند بلکه بعضی از انها بر ظاهر خودی باشد و خوش جاذم بر قیاد ظاهر بود  
 چندی بعض یاران از گجرات آمدند گفتند که فوت در روز دشمن بود و دفن بر دشمنه  
 ازین راه مردم میگویند که شفیعه باشد چون شنید اطیبان یافت از انجمله امیست  
 که شنید انا مستلطف حقیقت فو لا تفیلا پس نحوی از ترد و راه یافت چه درین اشنا بود که لقا  
 معنوی بپرسید عبد الصمد عليه الرحمۃ شد که استفسار نمود فرمود احمد توید و بن آن کتاب  
 رسول کلمه بعد ازان هموقت و یا وقت و گراز ارتحال خود آنگاهی داد چنانچه گذشت  
 و آن قول شفیع ظاهر از همین بود و از انجمله امیست که شریعت از سکنه قضیه بلکه ارم بتوئیه بود و با

شفیع که شفیع را بخواهد باید از این شریعت بخواهد و از این شریعت بخواهد و از این شریعت بخواهد  
 شفیع که شفیع را بخواهد باید از این شریعت بخواهد و از این شریعت بخواهد و از این شریعت بخواهد  
 شفیع که شفیع را بخواهد باید از این شریعت بخواهد و از این شریعت بخواهد و از این شریعت بخواهد

کردن شریف در دل قرآن آمده است بخواند کسی نمیدانست حضرت قدس سرہ العزیز  
 فرمود خبر میدهد قد مکن القرآن تحقیلاً احضار مجلس سخیر بودند فا حضرا ز شان نزولش بود  
 که حضرت فرمود که آن شریف قرآن مجید بوجه نیک خوانده باشد و از الجمله انبیاءست  
 که بنده درگاه از آزار قره مثاذه مبتلا بود هر چند این علت از زمان پیشین بود لیکن  
 دران پیشگام استیلاً گرفته که رنجیش بجهدی بود که نطاق عبارت و میدان تحریزی  
 شدگ است آثار ترجم برآخضرت قدس سرہ العزیز لائح شدن گرفت پس گفت خبر میدهد  
 که پسحرا اللہ الرحمٰن الرحيم کلام اللہ الا اللہ پسحرا اللہ الرحمٰن الرحيم کی انت  
 آرخم الرّاجعون خوانده بپرسید و گفت هر دو دست در آز کرده چنانچه و حالات فرماد  
 پسحرا اللہ الرحمٰن الرحيم کلام اللہ الا اللہ پسحرا اللہ الرحمٰن الرحيم  
 و آنت آنکم الرّاجعون و مد مردم امداد اذ قون تا پیشانی و از انجام ایده بپرسینه  
 و نه انوساق تا پرد و پادست راست برقاقي راست دوست چپ برقاقي چپ کشد  
 دوز اوز شسته بجا شپ قبله باوضو و یا تم اشاره اسرع الی صحت خواه شد ظاهر هم فرمود  
 دیگر امراض جسد اینه را دافع است بلکه وردش امراض نفسی را هم و بنده درگاه  
 عقب هر تماز فرض از فراغت چیگانه بعد فراغ سنت و می چیل یک میل درود  
 و آخر آنچنان کرده بعنایت آنی ازان شدت غیر متفرق، لحن هم طلاق پاوه قربتی ایش  
 قدیم شده الحمد لله علی ذلک و از الجمله انبیاءست که در ماہ رمضان مبارک که در  
 ایام گرما بود در پیشگام برات که گرما دران پیشگام و رفک چند وستان نزیاده از حد  
 پیشود مریدی اند چنانی آمده که چند شب از روز راه داشت روزه دار آمد و حضرت  
 صاحب قدس سرہ العزیز مداح هم است و می بودند بنده لاخوی از تحریر پدیداش چه شیخ

ابن عربی قدس سره در فتوحات میفرمایند که مسافر از ورزه ممنوع است بلکه واجب  
 که افطار نماید و حضرت شیخ قدس سره العزیز میخ بر صوم و ری تا مید بعرض رساندم که آیا  
 روزه بہتر است مسافر را فرمود خبر میدهد که افعال ناشیعه نیست و گفت معنی این پیش  
 گفتم آنچه مقصود حضرت است اثیبت که آورده است ولیکن ترجمه مطابق الفاظ است  
 که شیعه است تردد راه یافت گفت که عجیب تر جمهه است فی آنفور گفت که خبری دهد که روزه  
 قبیح نیست باز گفت خبر میدهد که روزه بہترین چیز است بدینکه حضرت شیخ چون امی  
 بود پیشتر آیات و احادیث بزرگ آن عربی دیگر می شنید و توالت تبلیغ وی چنانچه  
 هاست و پیشنهادی گفت چه کنم زبان یاری نمیدهد و در نهایت فصح می شذوم و چون  
 متعارف بعض مردم در شیعه ناشیعه است شنیده شیعه بہشت نفارفت پاان داشت  
 ازین راه در تعبیر صحیح آن آورده بینده چون باین مستفید شد جزئی مود که اقتداء شیخ  
 ابن عربی قدس سره الاصفی ظاہرا بقوت علم و نظر بوده باشد چه در اکثر حادث فتوحات  
 میفرماید ماجد ناظم طبق صحیح دلکشی و حمله و آزار انجمله اثیبت رئیخته از طایف  
 علم ظاہر از حضرت باشند امداد راز لقا می خبسته بهرد شد و یک دو روز بانده توفیع  
 خواست حضرت شیخ قدس سره العزیز فرمود امر روزانه بعرض رساند ضرورتی داشت  
 آمده که رضحت ماندن نمیدهد حضرت شیخ قدس سره فرمود که ای گنهم جنبه افلاطونی  
 چه معنی دارد شما طالب علمید بگوئید در دل وی مذاقت را آورد و دنگرفت و گفت  
 معینش معلوم کردم و رفت تیتی اسباب غسل من و ظاہر از خواست ملادن فی یوسف  
 که بعد از غسل زدن و آزار انجمله اثیبت که در قصبه و یوهی ملا شیخ پیلی بکبار فارسی ملام  
 از علم ظاہری بجهه داشته و در حی و زندگی بسیار بزرگ خسنه در امتحان

راه یافت پیش حضرت قدس سرہ الا صنفی آمد و گفت شاهزاده حق رسید بفرماید  
 عاقبت من چه طور خواهد بود و از مردگان بخیریت خاتمه بیرون من درگردانید حضرت قدس سرہ  
 الا صنفی فرموداین دلاغتیار من نیست شما عالیید چه بخبردارید از راه تو اش فرمود بعد  
 ازان گفت خبر رسید به که لا فتوح میخواهیم و آنستم مسلمهون ملا شیخ پولی شاد شده  
 بزدروی برخاست و رفت باین ترس که از زبان میارک چیزی دگر برداشته و آنچه جایه  
 ایست که در تحریم از بعض ما این پرسید که تحریم تابند و است کفایت دارد یا شیخ  
 درین نواحی مردم حقیقی المذهب هستند چنانچه حضرت قدس سرہ الا صنفی هم در اعمال  
 حقیقی بود گفتند که کفایت ندارد قرآن معلوم بیشود که کفایت دارد یا گفت که خبر رسید  
 که کفایت دارد بعض طلبیه علم چون عقیدت کلی سنجاب عالی اند شیوه تکلم کرد که بچه طور کفایت  
 کتب فقهیه نجلاوت دی ناطق است پس اگر اختلاف است فهمه ای که در تحریم استیعاف راع  
 است یا به پنهان دست کفایت دارد حضرت امام عظیم و صاحبیه رحمه الله بر اول است  
 و امام شافعی بقول قرآن و جامع بر علی و اکثر احادیث صحیح مؤید قول امام شافعی  
 و غیره است و ظاهر اقوی حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہ الا صنفی همین است  
 و شیخ حضرت شیخ چنانچه سری قطبی و حضرت خوش عظیم که عامل بزهیل امام شافعی  
 و یا احمد بن حنبل بر همین است پس تکلم بچه طور است فتح بزر امام مالک شیخه شیعه تعالی  
 مرقوم عار وایت می کند که اخلاق فنا متعیز و عالم پس احتمال دارد که حضرت قدس سرہ  
 الا صنفی که عذر بکفایت تابند و است شده باین روح است شیوه شده بوده باشند و کل این اذکره  
 قال اللہ اعلم که وراز انجمله ایست که روزی پاران از حد زیاده پار میگرفت چنانچه  
 مردم که نه در عذر خود باشان بخوبی باشد لئی و هند و حضرت شیخ قدس سرہ الا صنفی

در آن مردن خانه بود شب نصف گزشته و آب و در خام ساعت خانه پر شده بیکای کشیده  
 که قدم هدایت گفت که قوت قیام ندارم چه در این روز با که بعد از یک و سال و می ازین  
 عالم ارجاع گرفت و راعضای ساقله قوت نداشت چنانچه از خود برخیجاست باز شنید  
 فرمود که چون بگیره و قدم شنیدم در خود یافتم که کسی میکشد خسته نمایند و بود کنید  
 پس از داشتن بگردید بگردید و مساند که یا فلان و یا فلان مردم میدارند میباشد از این  
 او ویدند و حضرت قدس سره العزیز را گرفتند و بیرون خانه کردند خانه افتاب پیرون شدن  
 بهان او مقادیان خانه و آنرا بحمله انبیت کرد محفل شریف مردم شسته بودند که فرمود  
 خبر میده که یا آیه‌ها المُعْجَلُ قُبْرُ الْكَلَّ فرمود معاشر پیش گفته شد که ای پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وعلی آله ایتاده باش در شب در خانه اینی نماز تجویج گفت خبر میده که این  
 حکم پنهان کس است مخصوص به پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آله وسلم نیست بجهتین نماز تجویج  
 به است بیشتر اینما تیکه بحضرت شیخ قدس سره الاصفی رومی نمود اکثری ازوی از  
 الفاظ حدیث و قرآن بود بعض مردم بضمون آیات و احادیث مطابق شانه ول  
 فرمودی آرنداش نیاید هرگز بلکه این امام بحضرت شیخ قدس سره الاصفی است آیا  
 مو احادیث وحی نبوی است صلی اللہ علیہ وعلی آله وسلم پس مرادات و مطابق حال  
 نبوی است و مرادات اینا مطابق حال حضرت شیخ قدس سره الاصفی باشد هر چند لفظ  
 اینها و پس مقصود از امام کلاسیکها الموقوف بحضرت شیخ قدس سره الاصفی برگانید  
 برای این شب باشد نبدر که آنچه علاوه خواهد بقیام نماز باشد خواه شیخ دیگر و ازینجا است  
 که فرمود که خبر میده که بهمه است و احتمال وارده که تحریکیں بر قیام توجه باشد و این هم  
 بهم تعلق دارد و آنرا بحمله انبیت که شخصی پا پوس مشرف شد بوقت تو میخواهد که

خبر میده که ایا الله و ایا آنکه دارای عجیب و می تفکر شد بعض یاران که واقع  
 طور وحی بودند گفته محل تفکر غیرت شاید مراد آن باشد که بخدا خل و عذر ارجح باشد  
 بذکر و فکر غلبی نه فکر قدری که از باب سند لال دارد و آنرا بحمله اینست که در اینجا  
 حال در بیرون شهر و مطابق از فواید جو پس از شنید نیست پس از شنید  
 فی آن راضی چیز و راست فکر نمود کسی را نیافرید بعد حسینی پاس شنید که این المام  
 آواز مردم نیست و آنرا بحمله اینست که بر طعام نشسته چون که طعام پیش آمد  
 شنید که حضنا بر مشوفه و تائیوز دست بر طعام نشاده ام این امری شود بعد از آن  
 قدری خورد چنانکه عادت داشت و تکلیل طعام و یا کم ازان و آین واقعه بیکار  
 در مجالس واقع شده و آنرا بحمله اینست که فرمود خبر مید ہو زینا و اجعلنا مسلیمان  
 بکسریم بعض گفت که در قرآن مجید فتح میم است بنده گفت که این واروه از المام  
 چه لازم است که مطابق بفتح قرآن مجید بهجه جهات باشد و من هزار بعض قراءات  
 همچنین است و احتمال دارد که چون بعبارت عربیه چندان متعارف نیست این  
 راه تفاوت کسر وفتح بوده باشد و آنرا بحمله اینست که فرمود که و اذکر زیارت حقی  
 یاری ای عکس از فقرای حضار مجلس که از یاران جناب عالی نبودند که این  
 خود در قرآن نیست و نه قراءت است فرمود بناشد اینچنین شنیدم و داشتی که المام  
 بروی مطابق الفاظ قرآن مجید لازم نیست و مقصود این امام این است که طالب  
 حق را لازم باشد که بذکر مشغول باشد تا مرتب یقین باور و خاید و این پر ظاهر است  
 و همچنین المام سابق ارشاد بطلب حق است که رویده از طعام پرندار بخدا پر احادیث  
 را قول اولیا ناطق بودی است بلکه مجمع علیه همراه است سه اندرون از طعام خوار و

تا در و نور معرفت بینی به و چنین الہام کا جعلنا مستلزم ہے اشارہ باین است کہ جدید  
 در اسلام والقیادہ از خود فانی شوہد پا قی باشد ہر خپل حق این شرح  
 بود بہ استبعاد قاصران در تحریر دارد و از انجملہ امیت کہ فرمود خبر سید ہد که مرد  
 پارادہ بیعت می آید ہمون روز یا پس وی آمد و بیعت نمود و بر و زگ چنین این چنین  
 اخبارات را و احوالات بست از انجملہ اینکہ فرمود خبر سید ہد کہ طالب حق می پر تخففے  
 آمد طبیعت شریف اطہنان نیافت بلکہ بجالت سابق منتظراند بر و زگ در گیری آمد باز  
 اطہنان می گرفت و خبر می شنود کہ طالب حق می آید چنین چند ہی گذشت کہ مجمع کمالاً  
 شاه محمد مقیم رسید و مشغول شد و در یافت کہ آن طالب حق ہمین است بصایت الٰی  
 بروے فتوحات الٰیہ زود تر و نمود کہ حق تعالیٰ ہمہ طالب حق را نصیب کناد بھرمه ابی  
 واکہ الامیا صلواتُ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و علیہم گمیں از انجملہ امیت کہ بعض ران  
 چون از جای خود باقصد عقبہ پسی میگردند می فرمود در خانہ کہ خبر سید ہد کر اَللّٰهُ تَعَالَى  
 اَسْمَوْا وَعَلَمُوا الْمُصَارِحَةَ می آیند خوش میگفت کہ فلان می آید و این را و احوالات  
 ما بین حضار علیس عالمی متعارف شده بود کہ وقتیکہ می فرمود انَّ الَّذِينَ اَسْمَوْا وَعَلَمُوا  
 الْمُصَارِحَتِ می آیند می گفت کہ فلان و یا فلان می آید ہمون روز و یا روز و یکم میگردند  
 و لیکن این خبر و قتی میر سید کہ خبر ہم سجاو زاز نزل شده مسافر شد و یا عزم مصمم ہو  
 و حضرت شیخ قدس سرہ می فرمود وقتیکہ میر خدا میصل متوجه این صوبہ می شود خبر سید ہد  
 کہ عالمی نسب می آید و اگر فلان و فلان متوجه ہیشود خبر می شنوم کہ رانَ الَّذِينَ اَسْمَوْا

وَعَلَوَ الْصَّالِحَاتِ مَنْ آتَيْ وَآتَى بِجَهَلِهِ أُغْسِتَ كَمْ وَقْتٍ بِخَانَةِ الشَّسْتَرِ بِوَدْ فَرْمَوْكَه  
طَبِيعَتِيجُوا هُوكَمْ لَا كَمَالَ الْمَهِينَ رِسْدَهْ بِاَلْجَدْ كَرْتَلَاقِي نِتْدِيمْ بَعْدَ اِزَانَ گَفْتَ كَمْ كِلَانَ خَلْبَاجَه  
تِيرَازْ كِيَانَ سَجْنَتْ مَنْ جَيْهَدْ مِيرَسَدْهِ بِهِينَ شَدِيَّ سَبِبْ ظَاهِرِجِيشْ ضَطَرَابْ گَرْفَتْ وَبِهِنَ  
عَزِيزَتْ بِنَوْدَنَ بَاَنْصُوبْ رِاضِيَّ تَجِيدَهْ دِرْزَوَدَهْ دِشَنَابْ رِسْدَهْ دَاَنَهْ بِجَهَلِهِ أُغْسِتَ كَمْ بِهِنَ  
وَرَقْصَيَّهَ دَوَلَيِ الشَّسْتَرِ بِوَدْ مَرَدمَ آنْجَا بِهِلَاقَاتْ بِهِرَهْ مَشِدَشِدَهْ نَدَتْ خَصِيكَهْ بِعَلَمْ ظَاهِرِهِ دَوَلَهْ  
بِقَصْدَهْ اَمْ بِعِرْوَتْ سَوَا خَنْدَهْ دَاَنَهِمَالَ تَماَزَنَوَهْ حَضْرَتْ شَيخْ قَدَسْ سَرَهُ الْأَطْهَفِيَّ دَرَعِيشْ  
اَوْقَاتْ اِزْنَازْ تَوْقَهَهْ دَاشَتْ دِجَوَابْ گَفْتَ مَا كَنْهَهْ كَارِيَهْ باَزَ گَفْتَ باَزَ فَرْمَوْهْ كَهْ كَارِيَهْ  
شَماَرَهِيَّ كِلَانَ كَهْ لَيْغَلَ اِزْشَاهَرَدَمَ نَتْمَعْ مَنْ شَوْنَدَهْ بِهِرَكِسْ زَاحَاجَتْ بِسَلَمَهْ باَشَدَ  
اِزْشَاهَهْ پَرَشَدَهْ بِهِلَامَبْ بِرَسَدَهْ هِمَ دِرِيَنَ اِشَنَابُودَهْ كَهْ شَنِيدَهْ خَيْرَهْ بِهِدَهْ آتَاهَهْ مَوْهَفَهْ النَّاسِ بِالْعَرَقِ  
وَتَسْتَوْنَ اَنْفَسَهْ كُمَهْ دَاَنَهْ اَمْ بِعِرْوَتْ فَرْمَوْهْ عِنِيشْ حَسِيَّتْ دَهْ اِزِينَهِيَّ  
دَرَهِلَهْ خَوَدَهْ كَلَگَيَّ يَافَتْ وَهَرَدَمَ دَهْ كَرْكَفَتَهْ اَنْجَهْ دِيدَهْ يَدَهْ بِهِرَهْ حَالَهْ لَمَگَذَرِيَّهْ دَهْ عِيشْ مَرَدمَ پَيَّ  
زَهِيدَهْ اَهْ بَابَ عِلَمَ شَرِعَيَّهْ وَعَدَهْ صَحَابَهْ فَنَوَنَ تَقْلِيَّهْ وَعَقْلِيَّهْ مَرَكَزَهْ دَارَهْ اَصْلَاحَهْ وَدَسَعَ  
قَطْبَهْ قَلَاكَ زَهِيدَهْ وَلَقْوَيَ دَرَسَعَ وَاقْفَتْ اِسْرَارَ حَقِيقَتْ شَيخْ غَلامَ لَقْشِيدَهْ قَدَسْ سَرَهُ  
شَكِيهُهْ حَضْرَتْ شَيخْ قَدَسْ سَرَهُ دَرَدَعْمَ تَقِيدَهْ بِهِلَاقَهْ دَهْ شَيخْ غَلامَ لَقْشِيدَهْ دَرَجَوَابْ گَفْتَ  
كَهْ تَقِيدَهْ بِهِلَاقَهْ دَهْ كَهْ تَقِيدَهْ بِهِلَاقَهْ دَهْ شَيخْ غَلامَ لَقْشِيدَهْ دَرَجَوَابْ گَفْتَ  
پَيَّشَهْ حَضْرَتْ خَوَثَهْ عَظَمَهْ رَحْمَهْ لَهُ شَكَوَهْ دَهْ مَنَوَهْ نَدَهْ حَضْرَتْ خَوَثَهْ عَظَمَهْ عَلَيَّهِ  
فَرَزَوَهْ شَيخْ كَهْ بِيَدَهْ دَهْ پَيَّشَهْ سَرَجَوَهْ دَهْ دَهْ سَرَرَهْ عَدَمَ تَقِيدَهْ بِهِلَاقَهْ لَوْجَهْ حَقِيقَتْ خَوَثَهْ يَافَهَهْ

فَلَمَّا دَرَأَهُ الْمَنَىٰ فَلَمَّا دَرَأَهُ الْمَنَىٰ  
فَلَمَّا دَرَأَهُ الْمَنَىٰ فَلَمَّا دَرَأَهُ الْمَنَىٰ

از بعضی علامات در یافته شد که در وقت نماز حالتی مع الحق تعالیٰ داشت که غیر  
 ای مع افسر وقت لا پسند مک مقرب شارت است و از قیام و آنی و اسباب طهارت  
 و نماندن روی توری راهی یافت ازین مهر متوقف می شد و در بعضی اوقات نماز  
 شغف می شد حالتی می یافت که لایین رأت ولا اذن سمعت و آن حال را  
 در همه ازمان نمی یافت و از این ازمنه متوجه نمازی شد چه طلبان حال داشت  
 و با تجلد بروپشاوی و فتح باب شد از ذکر و فکر و این را در نماز نمی یافت در همه وقت  
 و قلیکه روحی که در راقبه و ذکر و فکر می پود در نماز می تقع داشت نماز بر صحیاست و  
 در بعض اوقات در یافته شد که بجسد لطیف متجدد شده نمازی گزارده و آنها را که  
 بعصار است آن عالم است می دیدند و همی قوت این تجدید بسیار داشت و در اکثر  
 اوقات می فرمود که توجیهی که در این جسد می یابم درین نمی یابم و از آنده سیفو  
 اکه اگر تجدید بجسد مثالی لطیف شده نماز گذارد بعد از آنکه معادوت نماید بجسد متعارث  
 ذمہ دی ساقط می شود یادگفتم اشیائی صورت در کتب روایت نماید اور وده اند هر چند  
 در یافته شد که ساقط نمی شود و از بعض مردم طریقت پرسیده تهییں گفتند و توضیح بیان  
 نمی توانی را هم قوت این تجدید بشدت بود و می فرمود که لا تقریباً اصل آن داشتم سکاری  
 اشارت باین است چه در این حال توجیه مع الحق در کمال نیست در کوع و بیود و  
 قیام و قعود و غیره و لک سولی حق تعالیٰ در و تجهیه روح دیگر نیست و از مسوی بخلافت  
 تمام است پس بنزد اسکاری شد و قلیکه این سکرحاصل نمی آمد از قریب بقیه باز

می باید بخوبی بخوبی در اینجا اینجا می باید بخوبی می باید بخوبی  
 می باید بخوبی در اینجا اینجا می باید بخوبی می باید بخوبی

لذین باب  
درین رسانه  
لذخ خودس  
ایستاد

جند متعارف چه این نمازگان نماز پیشنهادی دارد و بعد معاوقت معاودت ناید و عملکاره  
روایت رادرین کلام متوجه است تفصیل آن این رسالت محل نیست و متعه نهادنی ایجاد  
اشارت باان میرود که مقصود خضرت قدس سرہ اصفی که این آیت کریمه لطیف اشاره  
باان دلالت دارد و چنانچه میگویند در قول عرب سعدی دارک و در شان قول حق تعالی  
محمد رسول الله و الکمین معه آرشد ائممه الکفار و جماعتهم الایم و الکمین صعده  
شاره با امیر المؤمنین ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امثالین بیارازین راه  
کے فرموده قلیکه آن قرب شد این قرب متفق شد و در طبری حضرت شیخ قدس سرہ  
اصفی داقع شد و زمی سوار شد و متوجه پیغمبر ادا بنا بحاجت رفت بعد فراغ و خلو  
اللہ تعالیٰ عنہ و اشاده ساخت نمازگزار دلپیار خوش آمد و گفت حالی یا فتح و نماز لاعین را گفت و لا اذن  
علی الکفار اشاره سمعت اشاره بفناز خود دلپیار باشد فرمود و این را واقع است لا حصی است  
پس در بیانی که وقی در نماز توقع این حال فلک است مگذاه و مع نهاد رجیمات و قدم و غیر  
و قیمه چنانچه مجموع عیدین حاضری شد و دیگری بر امام می کرد و می گفت شما نماز مسلسل  
و قراوت و اقتضیت متناسب قلیکه متوقف در نماز می شد منتظر اه آن حال بوده با  
و احتمال و گیرداشته باشد که ماغافلان بگذران نمی رسم و قصه قضیب البان موصلی  
علی بانی نفحات الانس للشیخ العارف عبد الرحمن الحامی رغیت شیخ عبدالعزیز  
رحمه اللہ تعالیٰ گفت که یکی از اهل علوم مرا خبر داد که یکی از هفت را ایندیشیده نمک نماز  
می گذارد و روزی اقامت نماز کرد و ندو انشسته بود و قیمی از سرمهکار او را گفت  
برخیز و نماز چاحدت بگذار و می برخاست و با ایشان تکمیر نماز بست رکعت او اول گذار و

مکری میگذرد و مکری میگذرد و مکری میگذرد و مکری میگذرد و مکری میگذرد و مکری میگذرد و